باب9

زر

(Money)

9.1 تبادلۂ اشیا کا نظام (Barter System)

انسانی تاریخ سے ثابت ہے کہ معاشی ارتقاء کے ابتدائی دور میں زر موجود نہ تھا اور نہ ہی کوئی ایسی شے موجود تھی جو سب کے لئے قابلِ قبول ہو۔ لہٰذا شروع میں انسان نے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اشیا کا براہ راست تبادلہ کیا یعنی اشیا کے بدلے اشیا کا لین دین۔ اشیا کے بدلے اشیا کے تبادلے کو تبادلہ اشیا کا نظام یا بارٹر سسٹم کا بھی نام دیا جاتا ہے۔ لہٰذا

''بارٹر سسٹم سے مراد ہے ایک شے کا دوسری شے کے عوض براہ راست تبادلہ، جبکہ اس میں زر کو بطور آلۂ تبادلہ استعمال نہ کیا جائے''۔

''Barter System, means the direct exchange of one good for another, without using money as a medium of exchange''.

زر کی ایجاد سے پہلے انسانی تہذیب سادہ مگر پسماندگی کا شکار تھی۔ عام طور پر لوگ اپنی ضرورت سے زائد اشیا کا تبادلہ دیگر افراد کی زائد اشیا کے ساتھ کر لیتے تھے۔ مثلاً کاشتکار اپنی زرعی اجناس کے بدلے جولاہے سے کپڑا، موچی سے جوتا، معمار سے اپنا گھر تعمیر کروالیتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان مہذب (Civilized) ہوتا چلا گیا۔ اس کی ضروریات بھی بڑھتی چلی گئیں اور اشیا کے تبادلے میں کئی مشکلات حائل ہوگئیں اور انہی مشکلات کے باعث براہِ راست تبادلے کا نظام زوال پذیر ہوا اور اپنی اہمیت کھو بیٹھا۔ ذیل میں ہم اس نظام کی مشکلات کا جائزہ لیتے ہیں۔

(1) ضروریات کی دوطرفہ مطابقت کا نہ ہونا (Lack of Double Coincidence of Wants)

اشیا کے براہ راست تبادلہ میں پیش آنے والی سب سے بڑی مشکل لوگوں کی ضروریات میں دوطرفہ مطابقت کا نہ ہونا تھا۔ کیونکہ ہر شخص کو ایسا آدمی تلاش کرنا پڑتا تھا جو اس کی شے کے عوض اس کی مرضی کی شے دے دے۔ مثال کے طور اگر اسلم کے پاس کپڑا ہے اور اُسے گندم کی ضرورت ہے تو اسلم کو ایسے شخص کی تلاش کرنا پڑتی تھی جو اسلم سے کپڑا لے کر گندم دے دے۔ لیکن اسلم کو اس قسم کی تلاش میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اسلم کو ایسا شخص تو مل جائے جس کے پاس گندم ہو مگر ضروری نہیں کہ وہ شخص گندم، کپڑے کے عوض دینے پر تیار ہو کیونکہ ہوسکتا ہے وہ گندم کے بدلے میں گھی لینے کا خواہشمند ہو۔ اسی طرح ضروریات کی دوطرفہ عدم مطابقت کے باعث تبادلۂ اشیا کا نظام ناکام ہوگیا۔

(2) مشترکہ معیارقدر کا موجود نہ ہونا (Lack of Common Measure of Value)

تبادلہ اشیا کے نظام میں اشیا کی قدر و مالیت کی پیمائش کا کوئی مشترک پیمانہ موجود نہ تھا۔ مثال کے طور پر اگر دو اشخاص اشیا کا ایک دوسرے سے تبادلہ کرنے کے لئے تیار ہوجاتے تو یہ مسئلہ پیدا ہوجاتا کہ ایک شخص کتنی مقدار کے عوض دوسرے شخص سے کتنی مقدار کا تبادلہ کرے۔ یعنی اسلم ایک گائے کے بدلے اکرم کو کتنے من گندم دے گا۔ ہوسکتا ہے کہ اکرم ایک گائے کے بدلے گائے کی مالیت سے کہیں زیادہ گندم مانگ لے۔ لہٰذا ضروریات کی دوطرفہ مطابقت ہونے کے باوجود سودا طے کرنا مشکل ہوجاتا تھا۔

(3) ذخیرہ قدر میں دقّت (Difficulty in Store of Value)

براہ راست تبادلہ کے زمانے میں اشیا کا ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ زیادہ تر اشیا گلنے سڑنے والی ہوتیں تھیں۔ اس لئے انہیں زیادہ دیر تک ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ مثال کے طور پر زرعی اجناس، پھل، سبزیاں، دودھ وغیرہ کو لمبی مدت کے لئے محفوظ کرنے کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ اس لئے نقصان کا خطرہ سر پر منڈلاتا رہتا تھا۔ اس طرح تبادلہ اشیا کا نظام اپنی حیثیت گنوا بیٹھا اور لوگوں نے اس کو رد کردیا۔

(4) اشیا کی عدم تقسیم پذیری (Indivisibility of Goods)

براہ راست تبادلے میں ایک اور مشکل یہ تھی کہ بعض اشیا تقسیم پذیر نہیں ہوتی تھیں۔ اس لئے لین دین میں خاصی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ مثلاً اگر کسی شخص کے پاس گھوڑا ہے اور اسے جوتے کی ضرورت ہے۔ اس صورت میں وہ شخص گھوڑے کو کاٹ کر تو دے نہیں سکتا تھا لہٰذا اُسے جوتا لینے کیلئے پورا گھوڑا ہی دینا پڑتا تھا۔ اس طرح اشیا کے لین دین میں بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

(5) حکومتی واجبات کی وصولی میں دِقّت

(Difficulty in Collection of Government Revenue)

تبادلہ اشیا کے نظام کے تحت حکومت کو اپنے سرکاری واجبات روپے پیسے کی بجائے اشیا کی صورت میں وصول ہوتے تھے۔ کیونکہ تمام ٹیکسوں کی وصولی اشیا کی صورت میں ہوتی تھی۔ اس لئے حکومت کے پاس خراب اور گل سڑ جانے والی اشیا کا ذخیرہ بڑی مقدار میں اکٹھا ہوجاتا تھا۔ جس کے باعث حکومت کو کافی نقصان اٹھانا پڑتا تھا۔ اس کے علاوہ جب حکومت سرکاری ملازمین کو اجرتیں دیتی تو اشیا کی تقسیم میں بہت سی مشکلات پیش آتیں اس لئے یہ نظام ناکام ہوگیا۔

(6) دولت کی نقل پذیری میں مشکلات (Problemsin Transfer of Wealth)

اشیا کے تبادلہ کے نظام میں افراد کا تمام تر سرمایہ اشیا کی صورت میں ہوتا تھا۔ جس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا مصیبت بن جاتا تھا۔ مثال کے طور پر ایک شخص اپنا گھر بیچ کر دوسرے شہر جانا چاہتا ہے تو گھر کے بدلے اس شخص کو زرعی اجناس یا مویشی وغیرہ ملتے تھے جن کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنا مشکل تھا۔ اس لئے اشیا تبادلہ کا نظام بری طرح ناکام ہوگیا اور لوگوں کو اس نظام کو بالآخر چھوڑنا پڑا۔

9.2 زرکاارتقا (Evolution of Money)

براہ راست تبادلہ کے نظام کی متعدد مشکلات نے زر کو جنم دیا اور مختلف اوقات میں انسان نے مختلف اشیا کو بطورِ زر آزمایا جس میں جانور، کھالیں، تیر، سیپ، پتھر اور دھاتیں وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ گویا دورِ حاضر میں انسان کی سب سے بڑی اور اہم ایجاد زر ہے۔ جس کی مدد سے نہ صرف اشیا تبادلہ کے نظام کی مشکلات پر قابو پایا گیا بلکہ معاشی نظام کو زر جیسی نعمت سے نواز کر ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا۔ جدید زری نظام نے تجارت اور پیداواری سرگرمیوں کو وسعت دیکر معیشت کو مستحکم کر دیا۔

9.3 زر کی تعریف (Definition of Money)

موجودہ زمانہ میں کوئی بھی ملک قیمتوں کے معاشی نظام کے بغیر ترقی نہیں کرسکتا۔ قیمتوں میں اتار چڑھاؤ تمام معاشی شعبوں کو متاثر کرتے ہیں۔ قیمتوں کے اظہار کیلئے زر اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زر ہمارے معاشی نظام میں اس طرح گردش کرتا ہے جیسے خون ہمارے جسم میں۔ اس لئے زر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ اگر خون ہمارے جسم میں گردش نہ کرے تو کیا ہوگا؟ اسی طرح زر کی گردش کے بغیر پورا معاشی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ چنانچہ زر کی جامع اور مدلل تعریف پیش کرنا ضروری ہے۔

پروفیسر واکر (Walker) کے مطابق

''زر سے مراد وہ شے ہے جو بطور زر اپنے فرائض سرانجام دیتی ہے''۔

جے ایم کینز (J.M. Keynes) کے نزدیک۔

''زر وہ شے ہے جس کے ذریعے اُدھار کے معاہدوں اور قیمت کے معاہدوں کی ادائیگیاں چکائی جاتی ہیں''۔

مورگن (Morgan) کے الفاظ میں

''زر وہ شے ہے جو عام طور پر قرض کی ادائیگی کے لئے استعمال کی جاتی ہے''۔

زر کی سب سے بہتر اور جامع تعریف پروفیسر جی کراوتھر (G.Crowther) نے کی ہے۔

''زر سے مراد وہ شے جو بطور آلہ مبادلہ قبولِ عام ہو اور وہ پیمائش قدر اور ذخیرہ قدر کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہو''۔

"Anything that is generally acceptable as a medium of exchange and at the same time acts as a measure and store of value"

جی کراوتھر کی تعریف کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ کسی شے کو زر کی حیثیت لینے کیلئے درج ذیل خصوصیات حاصل کرنا ہونگی۔

(1) شے کو مقبولیت عامہ حاصل ہو یعنی ہر شخص اسے بلا روک ٹوک اشیا کے تبادلہ میں قبول کرے۔

(2) زر آلہ مبادلہ کا کام دے یعنی اشیا کے لین دین میں کام آئے۔

(3) زر شے کی قدر کی پیمائش کا کام دے یعنی مختلف اشیا کی قدری مالیت ناپی جا سکے۔

(4) شے کو بطور زر آسانی سے ذخیرہ کیا جا سکے۔

9.4 زر کے فرائض (Functions of Money)

زر کے اہم فرائض درج ذیل ہیں۔

(1) آلۂ مبادلہ (Medium of Exchange)

زر کا اہم ترین اور لازمی فرض ہے کہ وہ بطور آلہ مبادلہ کا کام دیتا ہے یعنی اشیا کی خرید و فروخت کے وقت بطور ذریعہ استعمال ہوتا ہے۔ بارٹر سسٹم میں اشیا کے بدلے اشیا کا تبادلہ ہوتا تھا۔ جس کی وجہ سے ضروریات کی دوطرفہ مطابقت اور تسکین کا فقدان تھا۔ لیکن زر کے ارتقا سے اس مشکل پر قابو پالیا گیا۔ کیونکہ اب اشیا کی دوطرفہ مطابقت کی ضرورت نہیں کیونکہ اب ہر شخص نئی پیداوار کو زری منڈی میں فروخت کر کے اپنی ضرورت کی شے خرید سکتا ہے۔ اس طرح آلۂ مبادلہ کا فرض سرانجام دیتے ہوئے زر نے پیدائش دولت، تقسیم دولت اور تبادلۂ دولت کے عمل کو تقویت بخش دی۔

(2) مشترکہ پیمانہ قدر (Common Measure of Value)

زر کی مدد سے تمام اشیا و خدمات کی قدر و مالیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر مروّجہ قیمتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک لیٹر دودھ 60 روپے میں ملتا ہے۔ لیکن اشیا تبادلہ میں کسی شے کا دوسری شے سے موازنہ انتہائی مشکل اور تکلیف دہ عمل تھا کیونکہ بارٹر سسٹم کے تحت مشترک قدر کے فقدان کے باعث ایک لیٹر دودھ کی مالیت کئی گنا طلب کی جا سکتی تھی۔ اب اس قسم کی مشکل درپیش نہیں آ سکتی۔ کیونکہ زر کی مدد سے تمام اشیا و خدمات کی قدر و مالیت کا اندازہ ان کی حقیقی مالیت کے برابر کیا جا سکتا ہے۔

(3) ذخیرہ قدر (Store of Value)

زر کا ایک اور اہم کام یہ ہے کہ ہم اپنی دولت کو زر کی شکل میں ایک طویل عرصہ کیلئے محفوظ کر سکتے ہیں اور جب کبھی اشیا و خدمات خریدنے کی ضرورت محسوس ہو تو اسی زر سے مطلوبہ اشیا و خدمات خرید سکتے ہیں۔ براہ راست تبادلہ میں اشیا و خدمات کا ذخیرہ نہیں کا جا سکتا تھا۔ کیونکہ کئی اشیا گل سڑ جانے والی ہوتیں تھیں۔ لیکن زر کوئی گلنے سڑنے والی شے نہیں بلکہ یہ دھات کے سکے یا کاغذ کی شکل میں ہوتے ہیں اور انہیں بغیر کسی دقت کے ایک لمبے عرصہ تک محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

(4) انتقالِ قدر (Transfer of Value)

براہ راست تبادلہ کے نظام میں لوگوں کے پاس جمع شدہ دولت بھاری اور زیادہ حجم رکھنے والی اشیا کی شکل میں موجود ہوتی تھی جن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بڑا مشکل کام تھا۔ لیکن آج زر کی تخلیق کے باعث یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ کیونکہ لوگ اب اپنے اثاثوں (Assets) کو زر کے بدلے بیچ دیتے ہیں اور پھر اسی زر کے بدلے کسی دوسری جگہ اپنی مرضی سے اپنے اثاثے محفوظ کر لیتے ہیں۔ اسی طرح زر نے لوگوں کی جائیداد کی منتقلی میں آسانی پیدا کر دی گویا زر کی مدد سے ہم اپنے ناقابل انتقال اثاثوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ با آسانی منتقل کر سکتے ہیں۔

(5) سرکاری واجبات اور ادائیگیوں میں آسانی
(Ease in Government Revenues and Payments)

براہِ راست تبادلہ کے زمانے میں حکومت اپنے واجبات اشیا کی صورت میں وصول کر کے اشیا کی شکل میں سرکاری ملازمین کو ادائیگیاں کرتی تھی۔ اس طرح حکومت کو اپنے واجبات اکٹھا کرنے اور ادئیگیاں کرنے میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ لیکن زر نے یہ مسئلہ حل کر دیا آج حکومت تمام ادائیگیاں اور وصولیاں زر کی شکل میں کرتی ہے۔ حکومت ٹیکسوں وغیرہ کی وصولی زر کی شکل میں کرتی ہے اور زر ہی کی صورت میں سرکاری ملازمین کو تنخواہیں اور وظائف وغیرہ دیتی ہے۔

(6) متفرق فرائض (Miscellaneous Functions)

زر کے دیگر اہم فرائض میں قرضوں کی ادائیگی کا معیار بھی شامل ہے۔ آج کل لوگوں کے درمیان آدھا لین دین زر کی شکل میں ہوتا ہے اور اس کی واپسی اور ادائیگی میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ جبکہ اشیا تبادلہ کے زمانہ میں اشیا کے لین دین میں شے کی کوالٹی اور مقدار میں اتار چڑھاؤ کے باعث کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اسکے علاوہ زر کو اشیا و خدمات کے لین دین میں بطور معیاری پیمانہ استعمال کیا جاتا تھا کہ فلاں شے کی قیمت کتنی ہوگی اور کوئی شے کتنی مالیت کی حامل ہوگی۔ جبکہ اشیا تبادلہ کے نظام میں اشیا کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ کرنا مشکل تھا۔

9.5 زر کی اقسام (Kinds of Money)

زر کی مندرجہ ذیل اہم اقسام ہیں۔

(1) دھاتی زر (Metallic Money)
- (الف) معیاری زر یا پوری مالیت کا سکہ (Standard Money or Full Bodied Coin)
- (ب) علامتی زر (Token Money or Legal Tender)

(2) کاغذی زر (Paper Money)
- (الف) بدل پذیر کاغذی زر (Convertible Paper Money)
- (ب) غیر بدل پذیر کاغذی زر (Inconvertible Paper Money)

(3) قانونی زر (Legal Tender)
- (الف) محدود قانونی زر (Limited Legal Tender)
- (ب) غیر محدود قانونی زر (Unlimited Legal Tender)

(4) اعتباری زر (Credit Money)

(5) قریبی زر (Near Money)

(1) دھاتی زر (Metallic Money)

مختلف دھاتوں سے بنائے گئے سکّوں کو دھاتی زر کہتے ہیں۔ ابتدائی دَور میں دھاتی زر قیمتی دھاتوں کے مخصوص اوزان کے ٹکڑوں پر

مشتمل ہوتا تھا۔ لیکن بعد میں مختلف ریاستوں کے حکمرانوں نے باقاعدہ ٹیکسالیں (Mints) قائم کر کے سکّوں پر ان کی قدری مالیت حکمرانوں کی اشکال اور ان کے نام نقش بنانے شروع کر دیئے۔ دھاتی زر کی دو اہم اقسام ہیں۔

(الف) معیاری زر یا پوری مالیت کا سکہ (Standard Money or Full-Bodied Coin)

معیاری زر سے مراد زر کی ایسی اکائی جو ملک کے زری نظام میں معیار کا کام دے۔ آسان الفاظ میں ایسا دھاتی زر جس کی ظاہری قدر (Face Value) حقیقی مالیت (Intrinsic Value) کے برابر ہو معیاری زر کہلاتا ہے" یعنی ایک معیاری سکے پر جتنی ظاہری قدر درج ہوتی ہے اتنی ہی قدر و مالیت کی قیمتی دھات مثلاً سونا، چاندی وغیرہ اس سکے میں موجود ہوتی ہے۔ 1883ء سے قبل پاک و ہند کا معیاری زر بھی پوری مالیت کا سکہ تھا۔ یعنی جتنی مالیت اس کے اوپر درج تھی اتنی ہی مالیت کی قیمتی دھات اس میں موجود تھی۔ مثلاً چاندی کا روپیہ ایک تولہ کا ہوتا تھا اور اُس وقت ایک تولہ چاندی کی قیمت بھی ایک روپیہ تھی۔ لیکن بعد میں سونے چاندی کی قلت کے باعث معیاری سکّوں کا اجراء بند کر دیا گیا۔ اب کسی ملک میں معیاری سکے نہیں بنائے جاتے۔

(ب) علامتی زر (Token Money)

ایسے سکّے جن کی ظاہری مالیت (Face Value) ان کی حقیقی قدر (Intrinsic Value) یعنی اندرونی قدر سے بہت زیادہ ہو علامتی زر کہلاتے ہیں مثال کے طور پر پاکستان میں پانچ روپے مالیت کے سکّے کی ظاہری مالیت تو پانچ روپے کے برابر ہے لیکن اس میں استعمال کی گئی دھات کی مالیت بہت کم ہے۔ ساری دنیا میں آج کل علامتی سکّے ہی استعمال ہوتے ہیں مگر یہ کسی ملک کے کل زری مقدار کے بڑے قلیل حصے پر مشتمل ہوتے ہیں۔

(2) کاغذی زر (Paper Money)

کاغذی زر سے مراد وہ نوٹ ہیں جو کسی ملک کی حکومت یا مرکزی بنک جاری کرتے ہیں اور انہیں قانونی قبولیت عامہ کا وصف حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ سے کوئی شخص بھی کاغذی کرنسی کو قبول کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ گویا کاغذی زر کو عام لین دین میں بطور آلہ مبادلہ استعمال کیا جاتا ہے۔

کاغذی زر کی دو اہم اقسام ہیں۔

(الف) بدل پذیر کاغذی زر (Convertible Paper Money)

اس سے مراد ایسے کاغذی نوٹ ہیں جن کو مطالبے کی صورت میں چاندی، سونے یا منظور شدہ زر مبادلہ کی شکل میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

(ب) غیر بدل پذیر کاغذی زر (Inconvertible Paper Money)

یہ ایسے کاغذی نوٹ ہیں جنہیں حکومت جاری تو کرتی ہے لیکن مطالبہ کرنے پر مرکزی بنک سونا یا معیارِ زر کی ذمہ داری قبول نہیں کرتا۔ پاکستان سمیت دنیا کے تمام ممالک میں غیر بدل پذیر کاغذی زر کا رواج ہے۔

(3) قانونی زر(Legal Tender)

قانونی زر کو عام لین دین اور قرضوں کی ادائیگی میں قانوناً قبول کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں تمام سکے اور کاغذی نوٹ قانونی زر ہیں اور کوئی بھی شخص ان کو قبول کرنے سے انکار نہیں کرسکتا۔قانونی زر کو حکومت کا حکمی زر (Fiat Money) بھی کہتے ہیں۔

قانونی زر کی دو اقسام ہیں۔

(الف) محدود قانونی زر (Limited Legal Tender)

ایسا زر جسے ایک خاص مالیت کی حد تک قبول کرنا قانونی طور پر لازمی ہوتا ہے اور اگر اس مقررہ حد سے زیادہ مالیت کی ادائیگی کے لئے وصول کنندہ کو مجبور کیا جائے تو وہ انکار کرسکتا ہے مثلاً پاکستان میں کم مالیت کے تمام سکے محدود قانونی زر کے زمرے میں آتے ہیں۔اس لئے حکومت نے ان سکّوں کی ادائیگی کے لئے ہر سکے کی الگ الگ حد مقرر کردی ہوئی ہے۔اس مقرر حد سے زیادہ کی وصولی پر وصول کنندہ زیادہ مقدار میں سکوں کی گنتی کے باعث لینے سے انکار کرسکتا ہے۔

(ب) لامحدود قانونی زر (Unlimited Legal Tender)

ایسا قانونی زر جسے قانونی طور پر لین دین کے معاملات میں لامحدود حد تک قبول کرنے میں کوئی مجبوری یا قباحت کا اظہار نہیں کیا جاسکتا گویا غیر محدود قانونی زر کی صورت میں زر کی ادائیگی کے لئے کوئی حد مقرر نہیں۔ وصول کنندہ کو ہر حال اور ہر مقدار میں قانونی زر وصول کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں بڑی مالیت کے سکے اور کاغذی نوٹ غیر محدود قانونی زر کے زمرے میں آتے ہیں۔

(4) اعتباری زر (Credit Money)

اعتباری زر دراصل اعتبار یا بھروسہ کی بنیاد پر زری نظام میں گردش کرتا ہے۔اعتباری زر بنکوں کے جاری کردہ چیکوں، ہنڈیوں، ڈرافٹ، بانڈز اور کریڈٹ کارڈز وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ چونکہ بنکوں کے جاری کردہ چیک، ہنڈیاں، ڈرافٹ اور کریڈٹ کارڈز وغیرہ بذاتِ خود تو زر کے زمرے میں نہیں آتے مگر ان کے گردش کرنے کی وجہ لوگوں پر ان کا بھروسہ یا اعتماد ہے کہ انہیں ان کے عوض زر حاصل ہوجاتا ہے۔یادرہے وصُول کنندہ کو اعتباری زر کو چیک وغیرہ کی صورت میں رقم وصول کرنے یا نہ کرنے کا پورا اختیار حاصل ہوتا ہے اس لئے اعتباری زر کو اختیاری زر بھی کہتے ہیں۔ پاکستان میں گردش کردہ زر کی کل مقدار قانونی زر اور اعتباری زر کے مجموعے پر مشتمل ہوتی ہے۔

(5) قریبی زر (Near Money)

قریبی زر (مثلاً بانڈز،حکومت کی کفالتیں، بیمہ پالیسیاں اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس وغیرہ) بطور زر تو گردش نہیں کرتے مگر ان کو زرِنقد کی حالت میں تبدیل کروایا جاسکتا ہے۔اسی طرح کاروباری اداروں کے حصص بھی ضرورت پڑنے پر فروخت کئے جاسکتے ہیں۔سرکاری تمسکات، ڈاک خانے کے سرٹیفکیٹ، انعامی کوپن وغیرہ بھی ایسے اثاثے ہوتے ہیں جو زر کی طرح تو نہیں ہوتے مگر ان کو تھوڑی کوشش کے بعد زر کی حالت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

9.6 زر کی قدر (Value of Money)

زر کی قدر سے مراد زر کی قوت خرید ہے جس کے بدلے دیگر اشیا حاصل ہوسکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر 30 روپے کے عوض ایک کلو چینی حاصل کی جاسکتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ 30 روپے کی قدر ایک کلو چینی کے برابر ہوتی ہے۔ اب اگر چینی کی قیمت بڑھ جائے تو 30 روپے کے عوض ایک کلو سے کم مقدار میں چینی ملے گی۔ جس کا مطلب ہوگا کہ زر کی قوت خرید گر گئی ہے۔ لیکن اگر چینی کی قیمت کم ہو جائے تو 30 روپے کے عوض ایک کلو سے زیادہ مقدار میں چینی حاصل کی جاسکتی ہے۔ گویا زر کی قوت خرید بڑھ چکی ہے۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ زر کی قدر اور قیمتوں میں معکوس (inverse) رشتہ پایا جاتا ہے۔ یعنی اگر اشیا کی قیمتیں بڑھ جائیں تو زر کی قدر کم ہو جاتی ہے اور اگر قیمتیں گر جائیں تو زر کی قدر بڑھ جاتی ہے۔ یاد رہے کہ زر کی رسد اور قیمتوں میں براہ راست (direct) رشتہ پایا جاتا ہے یعنی جب زر کی رسد بڑھتی ہے تو قیمتیں بھی بڑھ جاتی ہیں اس کے برعکس زر کی رسد کم ہونے پر قیمتیں کم ہو جاتی ہیں۔ اس بحث سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جب کسی ملک میں زر کی رسد میں اضافہ ہوتا ہے تو قیمتوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے لیکن زر کی قوت خرید (زر کی قدر) گر جاتی ہے۔ اس کے برعکس زر کی رسد میں کمی سے قیمتیں بھی کم ہو جاتی ہیں اور زر کی قوت خرید (زر کی قدر) بڑھ جاتی ہے۔

اس حقیقت کو ایک سادہ مثال کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی ملک میں 100 روپے چھاپے جاتے ہیں اور صرف 10 اشیا بکنے کے لئے منڈی میں لائی جاتی ہیں گویا ہر شے کی قیمت 10 روپے فی شے مقرر ہوگی کیونکہ

$$\text{قیمت} = \frac{\text{کل زر کی مقدار}}{\text{کل اشیا}} = \frac{100}{10} = 10 \text{روپے}$$

اب اگر زر کی رسد بڑھا کر 200 روپے کر دی جائے لیکن اشیا کی تعداد پہلے جتنی رہے تو ہر شے 20 روپے کے عوض فروخت کی جائے گی۔

$$\text{قیمت} = \frac{\text{کل زر کی مقدار}}{\text{کل اشیا}} = \frac{200}{10} = 20 \text{روپے}$$

گویا زر کی رسد دوگنی کرنے سے قیمتیں دوگنی ہو جاتی ہیں لیکن زر کی قوت خرید نصف رہ جاتی ہیں یعنی جو شے پہلے 10 روپے میں خریدی جارہی تھی اب 20 روپے میں حاصل کی جاسکتی ہے اس کا مطلب ہے کہ زر کی قوتِ خرید آدھی رہ گئی ہے۔

اسی طرح اگر زر کی رسد کم کر کے 50 روپے کر دی جائے اور اشیا کی تعداد پہلے جتنی ہی رہے تو خریدی جانے والی ہر شے کی قیمت 5 روپے فی شے مقرر ہوگی۔

$$\text{قیمت} = \frac{\text{کل زر کی مقدار}}{\text{کل اشیا}} = \frac{50}{10} = 5 \text{ روپے}$$

حاصل ہونے والی قیمت سے صاف ظاہر ہے کہ زر کی مقدار (زر کی رسد) نصف کرنے سے قیمتیں بھی نصف ہوگئی ہیں اور قدر زر دوگنا ہوگئی ہے۔ یعنی جو شے پہلے 10 روپے میں خریدی جارہی تھی اب زر کی قوت خرید دوگنا ہونے کے باعث 5 روپے میں حاصل کی جاسکتی ہے۔

زر کی قدر میں تبدیلیاں لانے والے عوامل
(Factors Causing Changes in Value of Money)

درج ذیل عوامل قیمتوں اور زر کی قدر میں تبدیلیوں کا باعث بنتے ہیں۔

(1) زر کی رسد (Supply of Money)

زر کی رسد اور قیمتوں کے درمیان براہِ راست رشتہ پایا جاتا ہے یعنی جب زر کی رسد میں اضافہ ہوتا ہے تو قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور قدر زر گر جاتی ہے۔اس کے برعکس زر کی رسد کم ہو جائے تو قیمتیں بھی کم ہو جاتی ہیں اور زر کی قدر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

(2) پیداوار کی مقدار (Quantity of Production)

اگر کسی ملک میں اشیا کی پیداوار بڑھتی چلی جائے اور اشیا کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو زر کی قدر بڑھ جاتی ہے اور اگر مقدار زر میں اضافہ کے مقابلے میں اشیا کی پیداوار میں اضافہ سست روی کا شکار ہو تو اشیا کی قیمتیں بڑھنے لگتی ہیں اور زر کی قدر گھٹ جاتی ہے۔

(3) زر کی گردش (Circulation of Money)

زر کی ایک خاص مقدار جتنی بار اشیا کو خریدنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اسے زر کی گردش کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر زر کی گردش بڑھ جائے تو قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور زر کی قدر گر جاتی ہے۔اس کے برعکس زر کی گردش کی رفتار کم ہونے پر قیمتیں گر جاتیں ہیں اور قدرِ زر بڑھ جاتی ہے۔

(4) آبادی کی شرح افزائش (Population Growth)

اگر کسی ملک میں آبادی کی رفتار اشیائے صَرف (مثلاً خوراک، لباس، رہائش وغیرہ) کے مقابلے میں تیز ہو تو اشیا کی کمی کے باعث قیمتیں بڑھ جاتیں ہیں اور قدر زر گھٹ جاتی ہے۔ ماہرین کے نزدیک پاکستان میں اشیا کی قیمتیں بڑھنے کی ایک وجہ ہماری آبادی میں تیزی سے اضافہ ہے۔جس کی وجہ سے اشیا و خدمات کی مقدار ہماری بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی۔ چنانچہ پاکستان میں قیمتوں کے بڑھنے کا رُجحان پایا جاتا ہے۔

(5) ناموافق حالات (Unfavourable Circumstances)

بعض اوقات غیر موافق حالات مثلاً وبائی بیماریوں، جنگ کی تباہی وغیرہ کے باعث اشیا کی مانگ بڑھ جاتی ہے جیسا کہ پاکستان میں یہ حالات 1965ء اور 1971ء میں معاشی عدم استحکام کا باعث بنے اور قیمتوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا زر کی قدر بتدریج کم ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ کسی ملک میں زر کی قدر کو مستحکم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس کے حالات کو یقینی بنایا جائے۔

(6) ٹیکس کی شرح (Rate of Tax)

اگر کسی ملک میں ٹیکسوں کی شرح بڑھا دی جائے تو بالواسطہ ٹیکسوں (مثلاً ایکسائز ڈیوٹی، کسٹم ڈیوٹی، سیلز ٹیکس وغیرہ) کا بوجھ اشیا صارفین پر منتقل ہو جاتا ہے۔ اشیا کی قیمتیں بڑھ جاتیں ہیں اور زر کی قدر کم ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس بالواسطہ ٹیکسوں میں کمی سے اشیا کی قیمتوں کو کم کر کے زر کی قدر کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

(7) بیرونی تجارت (Foreign Trade)

اگر ملک میں برآمدات (Exports) کم ہوں اور درآمدات (Imports) زیادہ ہوں تو اس سے ملک کی شرح درآمد و برآمد پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ ملک کو زرمبادلہ حاصل کرنے کیلئے ٹیکس عائد کرنے پڑتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اشیا کی قیمتں بڑھ جاتیں ہیں اور زر کی قدر کم ہو جاتی ہے دوسری طرف درآمدات کی قیمتیں بڑھنے سے خام مال اور مشینیں مہنگی ہو جاتیں ہیں اور ملکی اشیا کی قیمتیں بھی بڑھ جاتیں ہیں جس سے قدر زر کم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا برآمدات اور درآمدات میں توازن لا کر ہی زر کی قدر کو مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

مشقی سوالات

سوال نمبر1۔ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- درج ذیل میں سے کسے زر کے فرائض میں شامل نہیں کیا جاتا؟

(الف) آلۂ تبادلہ (ب) معیارِ قدر
(ج) ذخیرۂ قدر (د) عدم تقسیم پذیری

ii- درج ذیل میں سے کونسی معیشت ایسی ہے جس میں مقبول عام آلہ مبادلہ زر استعمال نہ ہوتا ہو؟

(الف) کُھلی (ب) بارٹر
(ج) اسلامی (د) بند

iii- پاکستان میں کرنسی نوٹ جاری کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے؟

(الف) تجارتی بنک (ب) مرکزی بنک
(ج) زرعی بنک (د) صنعتی بنک

iv- جب زر کی مقدار میں اضافہ ہوجائے تو قیمتیں بڑھ جاتی ہیں ایسے میں زر کی قدر پر کیا اثر پڑتا ہے؟

(الف) کم ہوجاتی ہے (ب) بڑھ جاتی ہے
(ج) ساکن رہتی ہیں (د) نارمل رہتی ہیں

v- کس قسم کے زر کو عام لین دین اور قرضوں کی ادئیگی میں قانوناً قبول کرنا پڑتا ہے؟

(الف) کاغذی زر (ب) اعتباری زر
(ج) زری اشیا (د) قریبی زر

سوال نمبر2۔ درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پُر کیجئے۔

i- ....میں اشیا کا تبادلہ اشیا سے کیا جاتا ہے۔

ii- ایسا زر جس میں درج شدہ مالیت اور حقیقی مالیت میں کوئی فرق نہیں پایا جاتا..................کہلاتا ہے۔

iii- ایسا زر جو بنکوں کے جاری کردہ چیکوں، ہنڈیوں، ڈرافٹ اور کریڈٹ کارڈز وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے..........کہلاتا ہے۔

iv- وہ زر جس کی ظاہری مالیت اس کی حقیقی قدر و مالیت سے زیادہ ہو..................زر کہلاتا ہے۔

v- زر کی مقدار میں اضافے سے زر کی قوت خرید..................ہوجاتی ہے۔

سوال نمبر3۔ کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
ڈاک خانے کے سرٹیفکیٹ	زر کی قدر ہے۔	
حکمی زر	قانونی زر ہے۔	
اشیا کے لین دین کا ذریعہ	قریبی زر ہیں۔	
قوت خرید سے مراد	آلۂ مبادلہ ہے۔	
سہل انتقال کا مطلب ہے	آسانی سے جگہ تبدیل کر دینا	

سوال نمبر4۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i- زر کے بارے میں پروفیسر کروتھر کی تعریف کے اہم نکات کیا ہیں؟

ii- کاغذی زر سے کیا مراد ہے؟

iii- بدل پذیر اور غیر بدل پذیر کاغذی زر میں کیا فرق ہے؟

iv- زر کی قدر سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر5۔ درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات تحریر کریں۔

i- براہِ راست مبادلہ سے کیا مراد ہے۔ اس نظام میں کون کون سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

ii- زر کی تعریف بیان کیجئے اور تعریف کے اہم نکات پر روشنی ڈالیں۔

iii- زر کے فرائض کی وضاحت ضروری مثالوں سے کیجئے۔

iv- زر کی درج ذیل اقسام کی وضاحت مثالوں کے ساتھ کیجئے۔

i. اعتباری زر ii. قریبی زر iii. کاغذی زر

iv. دھاتی زر v. علامتی زر

v- زر کی قدر میں تبدیلیاں لانے والے عوامل کا ذکر تفصیلاً کیجئے۔

☆☆☆